اقسام ملازمت

یہ مضمون اُس مضمون کا دوسرا حصہ ہے جو بعنوان "کفار کی نوکری" اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ مین درج ہو چکا ہے اور اس مین یہ **ثابت** کیا گیا ہے کہ نوکری مین نوکر کہنے والے کے کفر یا اسلام کا کوئی دخل نہین ہے - **نوکری** کے جواز و عدم جواز کا مناط و مدار اُس کام کا (جس کے متعلق نوکری ہو) اچھا یا بُرا ہونا ہے **لہذا** جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا **جائز** ہے اسمین انکو نوکری بھی (مسلمان کی ہو خواہ غیر مسلمان کی) جائز ہے اور جو کام بُرا ہے اس مین انکو کسی کی (مسلمان ہو خواہ غیر) نوکری جائز نہین ہے -

اس **مضمون** مین اس اجمال کی تفصیل اور جائز و ناجائز **اقسام** ملازمت کی تمثیل بادلیل پیش نظر ہے جسپر باعث مسلمانون کی موجودہ حالت کی اصلاح اور دین و دنیا مین ان کی فلاح کا خیال ہے -

مسلمانون مین عموماً دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہین ایک وہ جو احکام شرعی کے پابند نہین ہین - اور ان کا مسلمان کہلانا صرف اسوجہ سے ہے کہ وہ مسلمانون کے گھر پیدا ہوئے اور کلمہ الاسلام (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھتے ہین - بعض ان مین ایسے بھی ہین جو بعض **احکام و شعائر** اسلام کے مطابق عمل بھی کرتے ہین کبھی کبھی نماز پڑھ لیتے ہین - کچھ خیرات بھی کرتے ہین غیر معتاد ممنوعات (مردار - خنزیر - نجاسات) سے پرہیز رکھتے ہین مگر نہ بطور اصلی پیروی **مذہب** بلکہ صرف بحسب عادت و تقاضیہ عرف - یہی وجہ ہے کہ وہ **شراب** پی لیتے ہین - اور اگر اسی شراب کے برتن مین **پیشاب** کا چھینٹا پڑ جاوے تو اوسکو دھو لینا مذہبی فرض سمجھتے ہین - حالانکہ مذہب کے روسے **شراب** اور **پیشاب** مین فرق نہین ہے

وہ مردار نہین کہاتے مگر بیگانہ مال یا رشوت سی نہین بچتے - حالانکہ رشوت اور مال غیر کا ناحق کہانا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ مردار کہانا -

وہ عید کی نماز پڑہ لیتے ہین - غیر معین خیرات کرتے ہین مگر پنجگانہ نماز نہین پڑہتے اور نہ زکوۃ معین ادا کرتے ہین حالانکہ نماز عید اور خیرات غیر معین نفل ہے اور نماز پنجگانہ اور زکوۃ معین فرض - وہ علانیہ زنا کرتے ہین - اور زانیون سے کچہ پرہیز نہین کرتے مگر کوئی منکوحہ عورت کو مشتبہ (جیسے جورو کو ماں* بہن کہدینا) یا اختلافی لفظ (جیسے ایک وقت مین تین# طلاق کہدینا) کہکر گہر مین لیآئے تو اسکا حقہ پانی بند کر دیتے ہین حالانکہ زنا قطعی حرام ہے اور مشتبہ یا اختلافی لفظ سے عورت مطلقًا اور اتفاقًا حرام نہین ہوتی -

قسم دوم وہ لوگ ہین جو احکام اسلام کے پابند ہین مسائل و احکام اسلام کا ذاتی علم رکہتے ہون خواہ اس مین دوسرے اہل علم کا اتباع کرتے ہون وہ رشوت وغیرہ ناجائز وسائل سے لوگون کا مال کام مین لانا ایسا ہی حرام سمجہتے ہین جیسے مردار یا خنزیر کہانا - وہ جہوٹ بولنے کو ویسا ہی برا سمجہتے ہین جیسے زنا کرنے کو **الغرض** دیدہ و دانستہ احکام شریعت کا خلاف نہین کرتے - اور اگر احیانًا ان سے خلاف ہوجائے تو اوسپر مصر نہین رہتے

ہماری اس زمانہ مین اور اس سے پیشتر ایک مدت دراز سی ہماری قوم مین دنیاوی عزت و

* اس لفظ مین یہ اشتباہ ہے کہ اس لفظ سی کچہ معلوم نہین ہوتا کہ بولنے والے کی نیت اس سی طلاق ہے یا قسم یا ظہار - یا کچہ بہی نہین - لہذا اوسپر کوئی حکم طلاق یا قسم یا ظہار کا نہین لگایا جا سکتا جب تک کہ قائل کی نیت معلوم نہ ہو

یہی طلاق کہ تین ہو یا نہین اختلافی ہے جو رسالہ نمبر ( ) مین بصفحہ ( ) منقول ہے - وبنا برعلیہ جس عورت کو ایک وقت مین تین طلاقین دیجاوین اسکا بلا نکاح جدید گہر مین بسانا بالاتفاق حرام نہین -

رحیم بخش ۶

وثروت غالبا اور بیشتر* ان ہی لوگون کو حاصل ہے جو **قسم اول** سے ہین وہ ہر ایک ذریعہ سے جائز ہو خواہ ناجائز (شراب فروشی - زناکاری - رشوت ستانی - ظلم و تعدی -) دنیا کماتے ہین - اور اپنا اور اپنے متعلقین غرض کا پیٹ پالتے ہین - انکی ثروت وعزت اہل اسلام کی قومی عزت وشوکت کا موجب نہین ہو سکتی - ان سے قوم کے ان افراد کو جن سے انکی غرض متعلق نہ ہو کچھ فائدہ نہین پہنچتا اور ان کی ذاتی عزت وثروت قوم کی عزت متصور نہین ہو سکتی - یہ تب ہوتی جبکہ ان مین مذہب کی پابندی ہوتی **کیونکہ** مذہب ہی قومیت کا ایک جزو اعظم ہے **ایک** مسلمان دنیاوی ترقی پاکر **عیسائی** ہو گیا تو اس نے قوم عیسائی کا ایک ممبر بڑھا دیا مسلمان قوم کا اسکی ترقی سے کچھ نہ بڑھا ایسا ہی اس فاسق کو سمجھو جس نے دنیاوی ترقی پاکر زناکاری - شراب خواری کو اپنا شبانروزی فرض و دستور العمل بنا لیا -

اور **قسم دوم** کے مسلمان اجنکی ترقی سے مسلمانون کی قومی ترقی متصور ہو اور انکی تباہی سے تباہی غالباً اور بیشتر تباہی و تنزل مین ہین - اور یوماً فیوماً بلکہ آناً فاناً تنزل و تباہ ہوتے جاتے ہین - نہ ان کے ہاتھ مین مال ہے کہ وہ اس سے تجارت کرین دیہات واراضی کے مالک ہو جائین - حرفت وصناعت مین کمال پیدا کرین - اور ان وسائل سے وہ صاحب ثروت وشوکت ہون - انکی مذہبی ترقی وثروت کا عام ذریعہ اسوقت اور موجودہ حالت مین صرف ملازمت ہی جس سے انکی ثروت ممکن ہے اور اسکی ذریعہ سے سلطنت مین انکی شرکت متوقع ہے سو غالبا غیر مذہب قوم (**عیسائی**) کے ہاتھ مین ہے اور انکی نوکری کی نسبت انکا عام خیال یہ ہے کہ وہ بہرحال ناجائز ہے اور اسمین مذہب اسلام کی پابندی (جو انکا اصلی مقصد اور اعلے فرض ہے) فوت ہوتی ہے اسی خیال سے

* ان الفاظ مین یہ اشارہ ہے کہ موجودہ زمانہ مین اور اس سے پیشتر مسلمانون مین اہل عزت وثروت ایسے لوگ بھی ہین اور ہو چکے ہین جو قسم ثانی سے ہین گو انکی تعداد بہت کم ہے -

وہ اکثر سرکاری نوکری نہین کرتے اور نہ ان علوم و وسائل کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو سرکاری نوکری مین کار آمد ہین۔

یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے تمام صوبجات مین سرکاری ملازمون مین مسلمانون کی تعداد بہت کم ہے (چنانچہ ایک صوبہ بنگال کا حال اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین مذکور ہو چکا ہے) اور انکی اسی قلت و حالت ذلت کی نظر سے ہز ایکسیلنسی لارڈ ڈفرن کی فیاض گورنمنٹ نے اس مضمون کا رزولیوشن **نافذ** فرمایا ہے کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری ملازمت کا واجبی حصہ نہین ملتا لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہای ہای کورٹ حسب موقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے **ماتحت افسرون** کو تاکید کرین گے کہ جب وہ عہدہ ہاے مذکورہ بالا کے لیئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضرور خیال رکھین کہ گورنمنٹ کے ماتحت افسرون مین مسلمان کتنے مقرر ہین۔

اور اس رزولیوشن کی تعمیل کیطرف لوکل گورنمنٹین (گورنمنٹ بنگال۔ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ) بہی سرگرمی کے ساتھ متوجہ ہین اور سرکاری ملازمت مین مسلمانون کو واجبی حصہ دینے کے لیے مستعد۔

اسپر بہی مسلمانون کا حال **ابتک** اس شعر کا محل صدق و مقال ہے

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ۔۔۔ کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

اس قسم دوم کے لوگون مین اول تو سرکاری ملازمت کی لیاقت کے اشخاص نہایت ہی کم ملتے ہین اور اگر کسی ناکافی استعداد کے ہین تو ان مین بہت سے اس نوکری سے ڈرتے اور اسکو بہر صورت گناہ خیال کرتے ہین۔ و **لہذا** گورنمنٹ کی اس فیاضانہ و مربیانہ پالیسی سے وہ بہت ہی کم نفع اٹہاتے ہین۔

جس سے نہ صرف انکی دنیاوی حالت کو تنزل ہوتا ہے بلکہ انکا دین و مذہب بہی تنزل ہوتا

جاتا ہے۔ کیونکہ دین و دنیا میں خداوند قیوم عالم نے روز ازل سے ایسا تعلق قائم کر رکھا ہے جسکی اقتضا سے دین کا قیام و استحکام اسباب و وسائل دنیوی کے بغیر ناممکن نظر آتا ہے۔ اس امر کو ہم پہلے بھی کئی مضامین کے ضمن میں مدلل کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بضمن مضمون "دنیا" اوسکو اور بھی مدلل کرینگے۔

اس قسم دوم اہل اسلام کی اس حالت زار نے خاکسار کو وقتاً فوقتاً ایسے مضامین کی (جو دنیاوی ترقی کیطرف انکو توجہ دلائیں) تحریر پر آمادہ کیا ہے۔ ان ہی مضامین سے یہ مضمون ملازمت ہے جسکا اجمالی بیان پہلے ۱۹۰۲ء میں بضمن نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ ہوا ہے۔ اور تفصیلی بیان آج اس پرچہ میں ہوتا ہے۔ اور اس میں وہ وعدہ پورا کیا جاتا ہے جو پہلے نمبر ۱۲ جلد ۵ میں اور پھر نمبر ۴ جلد ۹ میں کیا گیا تھا

ارباب خبرت و فطانت پر مخفی نہ ہے کہ انگریزی سلطنت کی ملازمت (بعض* اسلامی سلطنتوں کی مثل) تین **قسم** ہے

قسم اول وہ ملازمت جسکو ایسے امور کے انصرام و اہتمام سے تعلق ہو جس کا شرع سے جواز یا استحسان ثابت ہے۔

جواز کی مثال خاص شخص یا ملکی ضرورتوں کے لیے **مکان** وغیرہ **عمارات** بنوانا یا **اراضی** وغیرہ مباحات کا محاصل وصول کرنا۔ **جائز** خوردنی و نوشیدنی

---

* جیسے سلطنت روم ہے جس میں اکثر مقدمات دیوانی و فوجداری میں شریعت کا اتباع نہیں کیا جاتا یوروپین سلطنتوں کی مثل اور قوانین پر عمل ہوتا ہے۔ نہ وہاں جیب کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے نہ زنا کی حد شرعی جاری ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور طرفہ یہ کہ عین مکہ مکرمہ میں جو دین کا مرکز و مخرج ہے حدود شرعی جاری نہیں ہیں۔ اس سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ جو مشکلات و شبہات بعض اقسام ملازمت سرکاری میں موجود ہیں وہ اسلامی سلطنتوں کے بعض اقسام ملازمت میں بھی موجود ہیں اور اس مضمون میں ان دونوں کے شبہات و مشکلات کا حل پیش نظر ہے

یا پوشیدنی اشیا رکا خرید فروخت کرنا وعلی ہذا القیاس استحسان کے مثال رفاہ عامہ خلائق کے لیے سرائین مسافرخانے اور سڑکین بنوانا نہرین تیار کرانا چورون ڈاکوؤن سے لوگون کی حفاظت کرنا وعلی ہذا القیاس۔

قسم دوم وہ ملازمت جسکو ایسے امور کے انصرام سے تعلق ہو جن سے شرع بالکل ساکت ہے نہ شرع سے ان امور کا جواز یا استحسان ثابت ہو نہ مخالفت کا حکم وارد ہے نہ ان امور کی نسبت شرع نے کچھ احکام وقوانین مقرر کیے ہین۔ ان امور کی تمثیلات بہت سی ملکی وعلمی ایجادات ہین جیسے نقشہ بنانا پیمائش کرنا۔ وعلی ہذا القیاس

قسم سوم کی دو نوع ہین نوع اول وہ ملازمت جس مین ایسے احکام کو نافذ کرنا پایا جاتا ہے جن کو شرع نے صاف ممنوع قرار دیا ہے جیسے شراب بیچنا یا بکوانا اور اسپر محصول لگانا۔ اور سود دینا یا دلوانا وعلی ہذا القیاس نوع دوم وہ ملازمت جسمین ایسے احکام کو نافذ کرنا ہوتا ہے جنکو شرع نے صریح ممنوع قرار نہین دیا مگر انکی جگہہ اور احکام اپنے طرف مقرر کیے ہین جیسے چوری و زنا کی سزا مین قید کا حکم۔ یا تین سال سے زائد المیعاد دستاویزی کو نا قابل سماعت اور دیگر خارج کرنا وغیرہ جو ڈیشل احکام متعلق دیوانی و فوجداری جنکی جگہہ شرع مین اور احکام مقرر ہین جو احکام انگریزی سے متفاوت و مغائر ہین (مثلا چوری کی سزا مین ہاتھہ کاٹنا۔ اور زنا کی سزا مین رجم کرنا یا سو درّہ

[illegible]

جو لوگ اسلامی ملازمتون کو بے کھٹکہ جائز سمجھکر اختیار کر لیتے ہین صرف انگریزی ملازمت پر معترض اور اس سے محترز رہین وہ دوہرے مین پڑے ہوے ہین وہ لوگ ہمارے اس مضمون کو پڑھکر بہی اسقسم کی انگریزی نوکری کو جائز نہ سمجھین تو اس قسم کی اسلامی نوکری سے ان شبہات و مشکلات کو جو ہم نے بیان کیے ہین اور دلائل سے اٹھاکر اسکا جواز ثابت کرین۔

لگانا وعلی ہذا القیاس۔ ان اقسام سے قسم اول کا جواز و استحسان تو ہمارے مضمون
"کفار کی نوکری" میں بضمن رسالہ نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ میں ایسا مدلل و مفصل ہو چکا ہے
کہ اس میں کسی کو مقال کی مجال نہیں ہے جسقدر شبہات اس کے جواز میں پائے جاتے
ہیں انکے جوابات اور جو اس باب میں علماء سلف کے اختلافات ہیں وہ سب اس مضمون
میں تفصیل موجود ہیں۔ تکرار اشاعۃ السنۃ کی عادت نہیں لہذا ہم اس تفصیل کا
اعادہ نہیں کر سکتے۔ ہاں تشویق و ترغیب ناظرین کے لیے اس تفصیل کے اجمال
اور بعض بادلیل **تمثیلات** کے ذکر سے رک نہیں سکتے۔

اس مضمون میں مستحسن نوکری کی تمثیل بادلیل حضرت **یوسف** علیہ السلام کا
شاہ مصر کی (جو اسوقت کافر تھا) حفاظت غلہ پر ملازمت کرنا مذکور ہے (جو سورۂ
یوسف میں موجود ہے) اور اسکی تائید میں عبارت **تفسیر کبیر** (جسمیں اس
قصہ سے ملازمت کفار کا جواز نکالا ہے) اور عبارت **تفسیر فتح البیان**
(جس میں اس قسم کی ملازمت کے وجوب پر تصریح ہے) منقول ہے۔ جائز نوکری کی ایک
تمثیل بادلیل حضرت **خباب** صحابی کا **عاصی بن وائل** کے لیے تلوار بنانا اس
میں مذکور ہے (جو **صحیح بخاری** سے نقل کیا ہے اور اسکی تائید میں حافظ **ابن حجر**
عسقلانی اور **قسطلانی** کا کلام پیش کیا ہے) اس کے بعد بعض علما کی
اس تاویل کا کہ "شاید یہ جواز ملازمت ضرورت کی حالت سے مخصوص ہو" جواب دیا
ہے پھر اس شبہ کا کہ "کفار کی نوکری میں ان کی تعظیم پائی جاتی ہے جو جائز نہیں" سے
جواب دیا ہے اور اٹھارہ **دلائل** کتاب و سنت سے اسکا خلاف ثابت کیا
ہے اس کے بعد احسان کافر کے شکر کا وجوب اور اسکی خوبی کے اظہار کا جواز
ثابت کرکے **مہلب** کے اس قول کا کہ "کافروں کا ایسا کام نہ کرے جس سے بالآخر
مسلمانوں کا ضرر نکلے" اور **ابن المنیر** کے اس قول کا کہ "کافروں کی خلعہ پر جا کر اون

ذلت اٹھا کر ان کا کام نہ کرے جو اسنے دیا ہے اور اسکے بعد احسان کفار کا شکریہ داکرنا اور اقوام غیر کا اکرام کرنا **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا ہے۔

جائز نوکری کا دوسری مثال حضرت **علی** کا یہودیوں کے درختوں کو پانی دینا **سنن ابن ماجہ** سے ہمین نقل کیا ہے۔ اور اسکی تائید مین حافظ **ابن حجر** عسقلانی اور قاضی **شوکانی** کے اقوال کو پیش کیا ہے جس سے ملازمت کفار کا انکے گہرون پر جاکر کیون نہو) جواز ثابت ہوتا ہے۔

قسم دوم کا جواز بہی **اسی** مضمون اور اس کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جن امور کی حکم سے شرع ساکت ہو وہ مباح الاصل ہین۔ اور **شرع** نے بہی ان کو مباح **قرار** دیا ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل **اشاعۃ السنۃ** جلد اول کے نمبر (۷) مین موجود ہے جسکا اجمال یہ ہے کہ باتفاق اہل حق (اشاعرہ و ماتریدیہ) ورود حکم شرع سے پہلے کسی پیغمبر کی نسبت کوئی حکم وجوب یا حرمت عقل سے ثابت نہیں ہو سکتا اور اصل ان اشیاء مین جن سے شرع ساکت ہے اباحت و عافیت ہے جیسے آیات منقولہ حاشیہ (جن کو امام شوکانی

قال اللہ تعالی وھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا وقال اللہ تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وقال اللہ تعالی رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس حجۃ بعد الرسل۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتہکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا (رواہ الدارقطنی) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان اھل الجاھلیہ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت فھو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الایۃ (ابوداؤد)

قاضی بیضاوی وغیرہ مفسرین نے اباحت اصلیہ کو ثابت کیا ہے اور احادیث
کو بیہ و آثار سلف منقولہ حاشیہ جن سے امام نووی و شیخ محی الدین ابن عربی
وغیرہ نے اباحت و عافیت اصلیہ کا استنباط کیا ہے شاہد ہین۔
تیسم ثالث موضع بحث ہو اور اس مقام مین اسی قسم کی بحث کرنا ہیش نظر ہی اسی قسم کی نسبت واقع
اور دوسری خیال اہل اسلام تو یہی ہے کہ وہ مطلقا بہر نوع ناجائز ہے۔ کیونکہ
اس مین احکام شرع کے برخلاف احکام جاری کرنا پایا جاتا ہے۔ جس کو آیات
منقولہ ذیل نے کفر و ظلم و فسق قرار دیا ہے۔
(۱) سورہ نسا مین ارشاد ہے تونے ان لوگون کو نہین دیکھا جو دعوے تو یہ کرتے ہین

الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا
بما انزل الیك وما انزل من قبلك
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت
وقد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطان
ان یضلهم ضلالا بعیدا + + +
فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك
فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی
انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا
تسلیما (النساء ع ۹)

کہ ہمنے اسکو مان لیا جو تیری طرف اور
تجھ سے پہلے اترا۔ اور پھر اپنے
مقدمات کو فیصلہ کے لیے سرکشون کی
طرف لیجانا چاہتے ہین۔ اور ان کو حکم
یہ ہے کہ وہ ان سے منکر ہون شیطان
یہ چاہتا ہے کہ انکو دور بہکا دے + +
+ + خدا کی قسم وہ کبھی مومن نہ ہون
گے یہانتک کہ تجھے اپنا حاکم بناوین ان
مقدمات مین جنمین آپسمین جھگڑین پھر
تیرے فیصلے سے دل مین تنگی نہ لاوین اور ظاہر اور باطن مان لین۔
اور سورہ مائدہ مین ارشاد ہے جو خدا کے اتارے حکم پر فیصلہ نہ کرے

ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم
الکافرون ... لا حکم الا لله

وہ خدا کا منکر ہے۔ دوسری آیۃ مین
اس کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ اپنی جان پر ظلم

فاولئک هم الظلمون ۔ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الفسقون (مائدہ ع ۷)	ظلم کرتا ہے تیسری آیۃ مین فرمایا ہے وہ خدا تعالے کی اطاعت سے خارج ہے ۔

مگر غور و تدبر و فکر و تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قسم ثالث مطلقا (بہر دو نوع) ناجائز نہین بلکہ اس قسم سے نوع اول ناجائز ہے کیونکہ اس مین احکام شرعیہ کے صریح مخالف احکام کو نافذ کرنا پڑتا ہے ۔ جس کی ممانعت نہ آیات منقولہ بالا سے ثابت ہوتی ہے (جیسا کہ عام اور سرسری خیال ہے) بلکہ آیات و احادیث متضمنہ ان احکام سے جن کا خلاف اس نوع ملازمت مین کیا جاتا ہے (مثلاً آیات حرمت خمر و سود و احادیث ممانعت بیع خمر و کتابت معاملہ سود و امثال ذلک) اور بجا وہ بران اور بہت آیات و احادیث جن مین مخالفت حکم خدا و رسول پر وعید وارد ہے اس نوع ملازمت کی ممانعت پر دلائل قاطعہ ہین جیسے آیۃ من یشاقق الرسول در آیۃ ومن یعص الله و رسولہ ۔ وامثال ذلک جن مین مخالفت و معصیت خدا و رسول پر وعید وارد ہے

آیات منقولہ بالا کو اس نوع ملازمت کی ممانعت کا ثابت ہونا اسلیے تسلیم نہین کیا گیا کہ ان آیات مین جو وعید وارد ہے وہ بشہادت اصول اتفاقیہ اسلامیہ صرف مخالفت احکام شریعت کی وعید نہین ہوسکتی ۔ بلکہ اس مخالفت کے ساتھ احکام شرعیہ سے انکار اور ان کے نامناسب ہونے کا اعتقاد یا اقرار اور ان احکام کو مخالف احکام کو استحسان و استصواب بہی استحقاق اس وعید کے لیے شرط ہے ۔

پہلی آیۃ کی وعید کا منکر کے حق مین ہونا تو نص قرآن سے ثابت ہے اس آیۃ

واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول رایت المنفقین یصدون	کی متصل آیۃ مین فرمایا ہے جب ان کو کہا جاتا ہے خدا کے اتارے ہوئے

عنك صدودا (سورۃ نساء ع ۹) حکم اور رسول کیطرف آؤ تو منافقون کو تو مونہہ پہیرتے ہوے دیکھے گا۔

تفسیر معالم و مظہری وغیرہ مین ہے کہ یہودیون مین کئی مسلمان ہوگئے۔ اور کئی منافق

كان الناس من اليهود اسلموا ونافق بعضهم و
كانت قريظة والنضير في الجاهلية اذا قتل رجل
من بني قريظة رجلا من بني نضير قتل به او اخذ
دية مائة وسق تمر واذا قتل رجل من النضير
رجلا من قريظة لم يقتل به واعطى ديته ستين
وسقا وكانت النضير وهم حلفاء الاوس اشرف
واكثر من قريظة وهم حلفاء الخزرج فلما
جاء الله بالاسلام وهاجر النبي صلى الله عليه وسلم
الى المدينة قتل رجل من النضير رجلا من قريظة
فاختصموا في ذلك فقالت بنو النضير كنا وانتم قد اصطلحنا
على ان نقتل منكم ولا تقتلون منا وديتكم
ستون وسقا وديتنا مائة وسق* ونحن نعطيكم
ذلك فقالت الخزرج هذا شيء كنتم فعلتموه
في الجاهلية لكثرتكم وقلتنا فقهرتمونا ونحن
وانتم اليوم اخوة وديننا ودينكم واحد فلا
فضل لكم علينا فقال المنافقون منهم انطلقوا
الى ابي برزة الكاهن الاسلمي وقال المسلمون
من الفريقين لا بل الى النبي صلى الله عليه وسلم

رہے قریظہ اور بنی نضیر (یہودیون) مین زمانہ جاہلیت مین مقرر تہا کہ جب کوئی بنی قریظہ کا بنی نضیر مین سے کسی کو مارے تو وہ قتل کیا جائے یا ایک سو وسق کہجورین وارثان مقتول خون بہا لین۔ اور اگر کوئی بنی نضیر کا بنی قریظہ مین سے کسیکو مارے تو وہ مارا نجائے صرف ساٹہہ وسق کہجورین خون بہا دلایا جائے۔ یہ اسلیے مقرر ہوا تہا کہ بنی نضیر (یہودی) جو اوس (انصاریون) کے دوست تہے بنی قریظہ (یہودیون) سے جو خزرج (انصاریون) کے دوست تہے بہتر اور عدد مین بڑہکر تہے انکی کثرت اور شرافت کا خیال اس نا انصافی کا موجب تہا۔ پہر جب مدینہ مین اسلام آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

* وسق ساٹہہ صاع کا پیمانہ ہے۔ صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا۔